مشرق وسطیٰ کا حالیہ بحران چہ باید کرد

اداریہ

رئیس التحریر کے قلم سے

تیونس میں آنے والے انقلاب کی بازگشت پوری عرب دنیا میں سنی گئی جس کی زد میں لیبیا، مصر، شام، بحرین اور یمن بھی آئے۔اس انقلاب کو عرب بہار کا نام دیا گیا بعض ممالک میں واقعی انقلاب آیا۔لیکن بعض میں خون ریز خانہ جنگی شروع ہوئی۔اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے قتل و غارت اور انسانوں کی بے حرمتی کی نئی تاریخ رقم ہوئی ہے لاکھوں بے گناہ اس کی بھینٹ چڑھ گئے۔شہروں کے شہر اجڑ گئے۔لاکھوں لوگ نقل مکانی پر مجبور ہوئے۔اور اربوں ڈالر کی املاک جل کر خاکستر ہو گئیں قتل و غارت، تباہی و بربادی کا یہ سلسلہ رکتا نظر نہیں آتا۔بلکہ دن بدن اس میں تیزی آ رہی ہے۔

سب سے زیادہ تباہی اور انسانیت کا قتل شام میں ہوا۔درندہ صفت بشاء الاسد نے اپنی سفاک افواج کو قتل عام کا حکم دیا۔لہٰذا انہوں نے بلاتفریق مرد و زن بوڑھوں اور بچوں کو نشانہ بنایا۔اور خاص کر سنی اکثریتی شہروں کو تباہ و برباد کیا۔اور اکثر مقامات پر زہریلی گیسوں کا بے دریغ استعمال کیا۔جس سے ہزاروں بچے موت کی نیند سلا دیئے گئے اور اب تک اڑھائی لاکھ سے زائد لوگ قتل کیے جا چکے ہیں۔اس سارے بیانک منظر کا کربناک پہلو ایران کی فوجی مداخلت ہے۔ اپنے توسیعی پسندانہ عزائم کی تکمیل میں ایران نے باقاعدہ اپنی افواج شام میں اتاری ہیں اور ہوائی جہازوں کے ذریعے نہتے شہریوں پر بمباری کر رہا ہے۔اس کے جنگی ماہرین شام میں دندناتے پھرتے ہیں جس سے قتل و غارت بڑی ہے اور قیام امن کے امکانات معدوم ہوئے ہیں۔شام میں ایران کی مجرمانہ کارروائیوں کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔اس کے ساتھ عراق میں بھی ایران

کی فوجیں متحرک ہیں ۔عراق کو شیعہ سٹیٹ قرار دانے میں پوری محنت ایران ہی کی ہے۔اور سنی مسلمانوں کی زندگی اجیرن کی گئی۔اور ایرانی گماشتے مردوں کا قتل عام کرتے ہیں۔اور عورتوں کی بے حرمتی کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔اس کے نتیجہ میں داعش میدان میں آئی۔

ایران کی ریشہ دیوانیاں یہاں تک محدود نہیں۔بلکہ بحرین میں بھی کھلی مداخلت کی اور بحرین میں مقیم شیعوں کو حکومت کے خلاف اکسایا اور پر تشدد مظاہروں کے لیے اسلحہ بھی فراہم کیا۔ اور اسلحے کی بڑی کھیپ ایران سے آتے ہوئے پکڑی گئی بڑی مشکل سے بحرین نے ان حالات پر قابو پایا اس میں خلیج کونسل نے مرکزی کردار ادا کیا۔ایران کی مداخلت کی سختی سے مذمت کی۔اور بحرین کو مکمل مدد فراہم کی۔

لیکن حرص اور طمع اس قدر بڑی کہ یمن کے حوثی قبائل کو بغاوت پر اکسایا حوثی قبائل زیدی شیعہ ہیں۔جن کا اثنا عشری شیعوں سے تعلق نہیں۔لیکن ان کے سربراہ کو دولت اور حکومت کا لالچ دیکر اثنا عشری شیعہ بنایا۔اور اس کی سیاسی عسکری اور مالیاتی سرپرستی کے ساتھ نہایت خطرناک ہتھیار فراہم کئے اور عسکری معاونت کے لیے ایرانی جنگجوؤں کی بڑی تعداد یمن اتاری۔ جو سنیوں کے قتل عام میں شریک ہے۔وہاں دینی مدارس تباہ کر دیئے گئے اور سنیوں کو علاقے چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا۔ان کی خباثت حد سے بڑھ چکی ہے ایران بار بار یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ ہم نے اب سعودی عرب کو تین اطراف سے گھیر لیا ہے اور ان کے گماشتے سعودی عرب پر حملے کی دھمکیاں دے رہے ہیں بیروت لبنان سے حزب اللہ کا نیوز چینل ''المنار'' بار بار ایسے اعلانات نشر کرتا ہے اور ایسے بد بخت ذاکروں کے انٹرویو نشر کرتا ہے جس میں بیت اللہ پر حملے اور قبضے کی دھمکیاں موجود ہیں اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں۔کہ مشرق وسطیٰ کے حالات خراب کرنے میں سب سے بڑا کردار ایران کا ہے۔جس کی کھلے عام فوجی مداخلت سے شام عراق' یمن کے حالات خانہ جنگی کی طرف بڑھ گئے ہیں۔اس کا ثبوت عراق کے جنرل کا وہ انٹرویو ہے جو انہوں نے نیوز چینل کو دیا جس میں وہ واضح طور پر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ایران کی مداخلت سے عرب دنیا میں فتنہ و فساد برپا ہے اگر ایران یہ مداخلت بند کر دے تو چند دن میں حالات نارمل ہو سکتے ہیں اور

حقیقت بھی یہی ہے کہ بیرونی مداخلت ہی کسی ملک کے داخلی حالات خراب کرتی ہے۔ جس کی واضح مثال یمن بھی ہے ایک عرصہ سے ایران حوثی قبائلی کی مدد کررہا ہے۔ انہیں دولت کے ساتھ اسلحہ اور ماہرین حرب فراہم کررہا ہے جس کی وجہ سے انہوں نے بغاوت کی اور یمن کے حالات خراب ہوئے۔ اسی پر اکتفا نہیں بلکہ سنی مسلمانوں کا قتل عام بھی کیا۔ اس پر یمنی صدر نے خود سعودیہ سے مدد کی درخواست کی خادم الحرمین شاہ سلمان نے برادر اسلامی ممالک کو اعتماد میں لیا۔ اور حالات سے پوری طرح آگاہ کیا کہ اس وقت یمنی مسلمانوں کی مدد نہ کی تو یہ باغی پورے خطے کے امن کو تہہ وبالا کردیں گے۔

پاکستان میں موجود ایرانی وظیفہ خور سعودیہ کے خلاف آگ اگل رہے ہیں۔ اوران کا سیاسی حق سمجھتے ہیں۔ ان سے بصد احترام ایک ہی سوال ہے کیا مسلح جدوجہد اور بے گناہوں کا قتل عام ان کا حق ہے کیا اپنا حق وصول کرنے کے لئے دہشت گردی کا روپ دھارنا ضروری ہے۔ اس وقت حوثی شیعہ مکمل طور پر ایک دہشت گرد تنظیم ہے اور بلا شبہ ان کے اور داعش کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ اگر یہ لوگ داعش یا طالبان کے خلاف کارروائی کو درست سمجھتے ہیں تو انصاف کا تقاضا ہے کہ حوثی قبائل کے خلاف کارروائی بھی عین انصاف ہے اور انہیں اس کی غیر مشروط حمایت کرنی چاہئے۔ لیکن ایرانی ریالوں پر پلنے والے نام نہاد دانشوروں میں اتنی جرات ہرگز نہیں کہ وہ اس کی تائید کرسکیں۔

سعودی عرب ایک عرصہ تک یہ کوششیں کرتا رہا کہ یمن کے حالات درست ہوجائیں۔ اور عوام کو حق حاصل ہے کہ وہ مستقبل کی حکومت کا فیصلہ کریں۔ اگر عوام کو یہ حق دیا جائے تو حوثی قبائل کبھی بھی اقتدار میں نہیں آسکتے۔ کیونکہ یمن کی اکثریت آبادی سنیوں پر مشتمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے زبردستی اور دہشت گردی کا راستہ اختیار کیا۔ اور یہ راستہ کسی کی آشیر باد کے بغیر ممکن نہیں! ایران نہ جانے کیوں پورے خطے میں اپنی اجارہ داری چاہتا ہے۔ اس سے قبل بحرین میں بھی یہ عمل دہرایا جاچکا ہے۔ اپنی ناکامی اور خفت کو منانے کے لیے اب یمن کی طرف رخ کرلیا ہے۔

ہمارے نزدیک کسی بھی ملک کے باشندوں کو اپنے حقوق کے لیے آواز بلند کرنے کا

پورا پورا حق ہے۔ لیکن یہ آواز ملکی سالمیت کے خلاف نہ ہو۔ پرامن احتجاج کریں۔ لیکن یہ نہ بھولیں کہ وہ اپنے حق کے لیے کہیں دوسروں کے حقوق تو مجروح نہیں کر رہے۔ کسی دوسرے کی جان مال آبرو کو پامال تو نہیں کر رہے۔ ایسی صورت میں کس طرح دوسروں کو روکا جا سکتا ہے۔ کہ وہ خاموش تماشائی بن کر بیٹھ جائیں۔ اور اپنی عزتیں لٹوا دیں۔ مال اور جان کو تر نوالہ بنا دیں۔ اور مخالفین کو اپنی پسند کا کھیل کھیلنے دیں۔ جب ایک گروہ پرتشدد راستہ اختیا کرے گا۔ تو دوسرا بالا ولی اس سے زیادہ اشتعال میں آئے گا۔ جس کے نتیجہ میں خانہ جنگی ہوگی۔ جس کی تمام تر ذمہ داری فریق اول پر آتی ہے۔ یہی معاملہ یمن میں ہوا...... چونکہ حوثیوں کو ایران کی پشت پناہی حاصل ہے۔ کروڑوں ڈالر کے ساتھ بے شمار اسلحہ اور جنگی ماہرین کی معاونت میسر ہے۔ اور سنی نہتے اور بے یارومددگاران کے ظلم سہنے پر مجبور تھے۔ آخر کار انہوں نے اگر اپنے برادر اسلامی پڑوسی ملک سے مدد طلب کی کہ وہ ظالموں کو روکیں اس میں کوئی قباحت نہیں۔ سعودیہ نے کوئی غیر قانونی قدم نہیں اٹھایا۔ بلکہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے عین مطابق وہ ایسے لوگوں کی مدد کر رہے ہیں جہاں کی حکومت بے بس ہوگئی اور باغی قتل وغارت میں مصروف ہیں کون ان کا ہاتھ روکے۔ اور بے گناہ انسانوں کو قتل عام سے بچائے۔ لہٰذا ہمیں سعودیہ کا شکر گزار ہونا چاہیے جنہوں نے ظلم اور غیر ملکی مداخلت کا راستہ بند کیا اور یمنیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا خاص کر سنی مسلمانوں کی نسل کشی کا راستہ روکا۔

اس موقعہ پر ایران عراق شام بیروت اور پاکستان کے بعض شیعہ رہنما نہایت غلیظ اور اخلاق سے گری گفتگو کرتے ہیں۔ سعودیہ کے خلاف زہر اگلتے ہیں اور حرمین شریفین پر قبضہ کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں ہمارے نزدیک یہ لوگ شیعہ کے بھی دشمن ہیں۔ ان کے اس طرز عمل سے شیعہ کو فائدہ ہونے کی بجائے الٹا نقصان ہوگا۔ اور وہ خود تنہائی کا شکار ہونگے۔ پوری دنیا حقائق سے آگاہ ہے اور وہ سعودیہ اور خاص کر مقامات مقدسہ حرمین شریفین کے بارے میں ایسی گفتگو سے شدید نفرت کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ پورے پاکستان میں جگہ جگہ سعودیہ کی حمایت میں مظاہرے ہو رہے ہیں۔ ایسے ناعاقبت اندیش بکا ؤمال کے خلاف شدید تنقید ہو رہی ہے۔ ہم آخر میں گذارش کریں گے کہ وہ اپنی زبانوں پر کنٹرول کریں۔ عالمی سطح پر پاکستان ایک مثبت کردار ادا

کر رہا ہے۔اور پاک افواج کبھی بھی ملکی مفاد کے خلاف قدم نہیں اٹھائے گی۔انہیں معلوم ہے کہ پاکستان کا صحیح خیر خواہ کون ہے۔اور سعودیہ کس طرح پاکستان کی معاشی ترقی میں مددگار ہے اور کڑے وقت میں وہ کس طرح پاکستان کی اخلاقی مالی سیاسی معاونت کرتا ہے۔جبکہ ایران ہمیشہ پاکستان کے مفادات کو نقصان پہنچاتا رہا ہے اور کبھی بھی کسی سطح پر پاکستان کی مدد نہیں کرتا۔حتیٰ کہ کشمیر کے مسئلہ پر یہ ہمیشہ انڈیا کے موقف کی تائید کرسکتے۔ بلکہ 2002ء میں ایران نے انڈیا کے ساتھ دفاعی معاہدہ کیا ہے۔ پاکستان کی افواج محبّ وطن اور اسلام سے گہری وابستگی رکھتی ہیں وہ حرمین شریفین کی طرف اٹھنے والی ہر آنکھ پھوڑ دیں گے اور اس کے تحفظ کے لیے جانوں کے نذرانے دینے میں فخر محسوس کریں گے۔ پاکستان اور سعودیہ کا روز اول سے رشتہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔سرشام مختلف چینلوں پر بیٹھ کر بک بک کرنے والے یہ مذہبی بونے اور سیاسی یتیم خود ذلیل ورسوا ہونگے اور پاکستان اپنا اخلاقی' قانونی' شرعی اور عسکری حق ادا کر کے دنیا اور آخرت میں سرخرو ہوگا۔ان شاء اللہ

سبق آموز سانحہ! یوحنا آباد

دنیا میں پاکستان کی اصل شناخت اس کی اسلام سے گہری اور جذباتی وابستگی ہے نام نہاد دانشور اور کالم نگار کوشش کریں کہ پاکستان کو لبرل یا سیکولر ثابت کریں مگر وہ پاکستانیوں کے دلوں سے اسلام کی محبت نہیں نکال سکتے ان کے دلوں میں ایسی چنگاری ہے۔ کہ جب کبھی وہ اسلام یا اس کے شعار کی توہین ہوتی دیکھیں تو پھر انہیں کسی رہنما یا رہنمائی کی ضرورت نہیں رہتی۔ وہ خود ہی فیصلہ کرتے ہیں اور اپنے ایمانی حرارت سے جونہی کو خاکستر کر کے چھوڑتے ہیں۔ یہ قابل قدر جذبہ ہے جسے تربیت کے سانچے میں ڈالنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ یہ ایمانی قوت سلامت رہے۔اور بوقت ضرورت ہی کام آئے۔ پاکستان اگرچہ اکثریتی مسلمانوں کا وطن ہے۔لیکن اس میں غیر مسلم بھی آباد ہیں۔ جن میں اکثریت عیسائیوں کی ہے۔ جو پوری آزادی اور حریت کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں۔انہیں اپنے سکولز کالجز اور یونیورسٹیاں بنانے چلانے کی کھلی آزادی ہے انہیں ہسپتال اور رفاہ عامہ کے کام کرنے کی کھلی چھٹی ہے انہیں کاروبار کرنے سرکاری